13998 ـ پردہ كے متعلق احاديث اور آيات

سوال

آپ سے ميرى گزارش ہے كہ مسلمان عورتوں كے پردہ كے متعلقہ آيات اور احاديث پيش كريں، جس ميں پردہ كى اہميت واضح كى گئى ہو.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

پردہ كے متعلق آيات كريمہ:

1 ـ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور آپ مومن عورتوں كو كہہ ديجئے كہ وہ بھى اپنى نگاہيں نيچى ركھيں اور اپنى شرمگاہوں كى حفاظت كريں، اور اپنى زينت كو ظاہر نہ كريں، سوائے اسكے جو ظاہر ہے، اوراپنے گريبانوں پر اپنى اوڑھنياں ڈالے رہيں، اور اپنى آرائش كو كسى كے سامنے ظاہر نہ كريں، سوائے اپنے خاوندوں كے، يا اپنے والد كے، يا اپنے سسر كے، يا اپنے بيٹوں كے، يا اپنے خاوند كے بيٹوں كے، يا اپنے بھائيوں كے، يا اپنے بھتيجوں كے، يا اپنے بھانجوں كے، يا اپنے ميل جول كى عورتوں كے، يا غلاموں كے، يا ايسے نوكر چاكر مردوں كے جو شہوت والے نہ ہوں، يا ايسے بچوں كے جو عورتوں كے پردے كى باتوں سے مطلع نہيں، اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار كر نہ چليں كہ انكى پوشيدہ زينت معلوم ہو جائے، اے مسلمانو! تم سب كے سب اللہ كى جانب توبہ كرو، تا كہ تم نجات پا جاؤ النور (31).

2 ـ اور ايك دوسرے مقام پر ارشاد بارى تعالى كچھ اس طرح ہے:

بڑى بوڑھى عورتيں جنہيں نكاح كى اميد (اور خواہش ہى) نہ رہى ہو وہ اگر اپنى چادر اتار ركھيں تو ان پر كوئى گناہ نہيں، بشرطيكہ وہ اپنا بناؤ سنگھار ظاہر كرنے والياں نہ ہوں، تاہم اگر ان سے بھى ا حتياط ركھيں تو ان كے ليے بہت بہتر اور افضل ہے، اور اللہ تعالى سنتا اور جانتا ہے النور (60).

آيت ميں " القواعد " سے مراد وہ عورتيں ہيں جن كى عمر زيادہ ہو چكى ہو،اور انہيں حيض آنا اور حمل ہونا بند ہو چكا ہو، اور بچہ كى پيدائش سے نا اميد ہو چكى ہوں، اس آيت سے وجہ استدلال كے متعلق حفصہ بنت سيرين كى كلام آگے بيان ہو گى.

3 ۔ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں سے، اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکا لیا کریں اس سے بہت جلد ا نکی پہچان و شناخت ہو جایا کرےگی، پھر وہ ستائی نہ جائینگی، اور اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے الاحزاب (59).

4 ۔ اور اللہ جل جلالہ کا فرمان یہ بھی ہے:

اے ایمان والو! جب تك تمہیں اجازت نہ دی جائے تم نبی کے گھروں میں کھانے کے لیے نہ جایا کرو، ایسے وقت میں کہ پکنے کا انتظار کرتے رہو، بلکہ جب تمہیں بلایا جائے تو جاؤ، اور جب کھا کر فارغ ہو چکو تو نکل کھڑے ہو، اور وہیں باتوں میں مشغول نہ ہو جایا کرو، نبی کو تمہاری اس بات سے تکلیف ہوتی ہے، تو وہ لحاظ کر جاتے ہیں، اور اللہ تعالی (بیان) حق میں کسی کا لحاظ نہیں کرتا، جب تم نبی کی بیویوں سے کوئی چیز طلب کرو تو پردے کے پیچھے سے طلب کرو، ، تمہارے اور ان کے دلوں کے لیے کامل پاکیزگی یہی ہے، نہ تمہیں یہ جائز ہے کہ تم رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو تکلیف دو، اور نہ تمہیں یہ حلال ہے کہ آپ کے بعد کسی وقت بھی آپ کی بیویوں سے نکاح کرو، (یاد رکھو) اللہ کے نزدیك یہ بہت بڑا گناہ ہے الاحزاب (53).

پردہ کے متعلق کچھ احادیث:

1 ۔ صفیہ بنت شیبہ بیان کرتی ہیں کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہا کرتی تھیں:

" جب یہ آیت نازل ہوئی :

اور وہ اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈال کر رکھیں .

تو ان عورتوں نے اپنی نیچے باندھنے والی چادروں کو کناروں سے دو حصوں میں پھاڑ لیا اور اس سے اپنے سروں اور چہروں کو ڈھانپ لیا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1448).

اور سنن ابو داود میں یہ الفاظ ہیں:

" اللہ تعالی پہلی مہاجر عورتوں پر رحم کرے جب یہ آیت:

اور چاہیے کہ وہ اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈال کر رکھیں .

نازل ہوئی تو انہوں نے اپنی چادروں کو دو حصوں میں پھاڑ کر اپنے اوپر اوڑھ لیا "

یعنی اپنے چہرے ڈھانپ لیے.

شیخ محمد امین شنقیطی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اور یہ حدیث ان صحابیات کے متعلق صریح ہے جن کا اس میں ذکر ہوا ہے کہ انہوں نے اس آیت:

اور وہ اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈال کر رکھیں .

کا یہ معنی سمجھی تھیں کہ ا سکا تقاضا یہی ہے کہ وہ اپنے چہرے ڈھانپ کر رکھیں، اور انہوں نے اپنی تہہ بند کو دو حصوں میں پھاڑ کر اپنے اوپر اوڑھ لیا، یعنی انہوں نےاللہ تعالی کے اس فرمان:

اور وہ اپنی اوڑھنیاں اپنے اوپر اوڑھ کر رکھیں .

پر عمل کرتے ہوئے اپنے چہرے ڈھانپ لیے، اور یہ چہرہ ڈھانپنے کا مقتضی ہے، تو اس سے ایك منصف شخص یہ معلوم کر لیتا ہے کہ عورت کا مردوں سے پردہ کرنا اور چہرہ ڈھانپنا صحیح احادیث جو کہ قرآن مجید کی تفسیر کرتی ہے سے ثابت ہے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے اللہ سبحانہ و تعالی کے اس حکم کو تسلیم کرنے میں جلدی کرنے کے بارہ میں ان عورتوں کی تعریف کی ہے، اور یہ تو معلوم ہی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ کے بغیر اس آیت سے چہرہ کے پردہ کا مفہوم نہیں لیا، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان میں موجود تھے، اور دین کے متعلق انہیں جو بھی اشکال ہوتا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتی تھیں.

اللہ جلا و علا کا فرمان ہے:

یہ ذکر (کتاب) ہم نے آپ کی طرف نازل کیا ہے، تا کہ لوگوں کو جانب جو نازل کیا گیا ہے اسے آپ کھول کھول کر بیان کریں .

تو یہ ممکن ہی نہیں کہ وہ اس کی تفسیر اپنی جانب سے کر لیں.

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ " فتح الباری " میں کہتے ہیں:

" اور ابن ابی حاتم میں عبد اللہ بن عثمان بن خیثم عن صفیہ کے طریق سے روایت موجود ہے جو اس کی وضاحت کرتی ہے، اور اس کے الفاظ یہ ہیں:

" عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس قریش کی عورتوں اور ان کے فضائل کا ذکر کیا گیا تو عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہنے لگیں:

" بلا شبہ قریش کی عورتوں کا بہت مقام و مرتبہ ہے، لیکن اللہ کی قسم میں نے انہیں انصار کی عورتوں سے افضل نہیں دیکھا: وہ اللہ کی کتاب کی بہت زیادہ تصدیق کرنے والی تھیں، اور اللہ کی طرف سے نازل کردہ پر بہت زیادہ ایمان رکھنے والی تھیں، سورۃ النور نازل ہوئی اور اس میں یہ آیت تھی:

اور وہ اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈال کر رکھیں .

تو انصاری مرد انصاری عورتوں کے پاس آئے تو نازل شدہ یہ آیت تلاوت کر رہے تھے، چنانچہ انصاری عورتوں میں سے کوئی بھی عورت نہ بچی الا یہ کہ اس نے اپنی چادر کو اپنے اوپر اس طرح لپیٹ کر نماز ادا کرنے لگیں گویا کہ ان کے سروں پر کوے ہیں "

جیسا کہ اس کی وضاحت بخاری روایت میں بھی ہوئی جو ابھی اوپر بیان کی گئی ہے، تو آپ دیکھتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ تعالی تعالی عنہا جو کہ عالمہ فاضلہ اور متقی اور فہم و فراست کی مالك تھیں نے ان انصاری عورتوں کی عظیم مدح اور تعریف کی ہے، اور یہ صراحت کی کہ یہ انہوں نے انصاری عورتوں کے علاوہ کسی اور کو اللہ کی کتاب کی زیادہ شدید تصدیق، اور اس میں نازل کردہ پر زیادہ ایمان رکھتے ہوئے نہیں دیکھا، جو کہ اس کی دلیل ہے کہ انہوں نے اس آیت:

اور وہ اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈال کر رکھیں .

سے چہرہ کا پردہ کرنا لازمی سمجھا، جو کہ ا نکی جانب سے کتاب اللہ کی تصدیق اور اس میں نازل کردہ پر ایمان ہے، جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں، اور یہ اس کی صراحت ہے کہ عورتوں کا اجنبی اور غیر محرم مردوں سے پردہ کرنا اور اپنے چہروں کو چھپانا کتاب اللہ کی تصدیق اور نازل کردہ پر ایمان ہے، جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں.

یہ تو بہت ہی عجیب بات ہے، بلکہ تعجب ہے کہ علم کی طرف منسوب کچھ لوگ یہ دعوی کرتے ہیں کہ کتاب و سنت میں عورت کے چہرہ کے پردہ کی کوئی دلیل نہیں، حالانکہ صحابیات نے تو اللہ تعالی کے حکم کو تسلیم کرتے ہوئے، اور اس میں نازل کردہ حکم پرایمان لاتے ہوئے چہرے کا پردہ کیا.

اور یہ چیز صحیح حدیث میں ثابت ہے، جیسا کہ صحیح بخاری کی حدیث اوپر بیان ہو چکی ہے، اور یہ چہرہ کے پردہ کی سب سے بڑی اور صریح دلیل ہے، کہ مسلمان عورتیں چہرے کا پردہ ضرور کریں "

دیکھیں: اضواء البیان (6 / 594 ـ 595).

2 ـ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" ہم رات کے وقت قضائے حاجت کے لیے مناصح (بقیع کی جانب معروف جگہ ہے) کی جانب جاتی تھیں، تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے کہ آپ اپنی بیویوں کو پردہ کرائیں، لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہ کرواتے، ایك رات عشاء کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ سودہ بنت زمعة رضی اللہ تعالی عنہا ۔ جو کہ طویل اور لمبی عورت تھیں ۔ باہر نکلیں، تو عمر رضی اللہ تعالی عنہا نے انہیں آواز تھیں، سودہ ہم نے تمہیں پہچان لیا ہے، یہ آواز اس لیے دی کہ وہ حرص رکھتے تھے کہ پردہ نازل ہو جائے، تو اللہ تعالی نے حجاب یعنی پردہ والی آیت نازل کر دی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (146) صحیح مسلم حدیث نمبر (2170).

3 ـ ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ انس رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا:

میں لوگوں میں سے پردہ کے متعلق زیادہ جانتا ہوں، ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ مجھ سے اس کے متعلق دریافت کرتے رہتے تھے:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش رضی اللہ تعالی عنہا سے شادی کی، اور آپ کی یہ شادی مدینہ میں ہوئی، تو آپ نے لوگوں کو دن چڑھے کھانے پر بلایا، جب لوگ چلے گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور آپ کے ساتھ کچھ اور آدمی بھی بیٹھ گئے، حتی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر چلے تو میں بھی ان کے ساتھ ہو لیا حتی کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے حجرہ کے دروازے پر پہنچے پھر آپ نے خیال کیا کہ لوگ چلے گئے ہیں، تو میں بھی آپ کے ساتھ واپس آیا، لیکن آدمی ابھی تك بیٹھے ہوئے تھے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پھر واپس ہو لیے تو میں بھی آپ کے ساتھ دوبارہ واپس چلا گیا، حتی کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے حجرہ کے دروازے کے پاس پہنچے تو واپس پلٹ آئے اور میں بھی آپ کے ساتھ ہی واپس آ گیا، تو لوگ اٹھ چکے تھے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اور اپنے درمیان پردہ گرا دیا، اور حجاب والی آیت نازل ہوئی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5149) صحیح مسلم حدیث نمبر (1428).

4 ـ عروہ بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے بیان کیا:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر ادا کرتے تو آپ کے ساتھ مومن عورتیں بھی اپنی چادریں لپیٹ کر نماز میں شامل ہوتیں، اور پھر وہ اپنے گھروں کو واپس ہوتی تو انہیں کوئی بھی نہیں پہچانتا تھا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (365) صحیح مسلم حدیث نمبر (645)

5 ـ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" ہمارے پاس سے قافلہ سوار گزرتے اور ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام کی حالت میں ہوتیں، تو جب وہ ہمارے برابر آتے تو ہم میں سے عورتیں اپنی چادر اپنے سر سے اپنے چہرہ پر لٹکا دیتی، اور جب وہ ہم سے آگے نکل جاتے تو ہم چہرہ ننگا کر دیتیں "

سنن ابو داود حدیث نمبر (1833) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2935) ابن خزیمہ نے (4 / 203) میں اسے صحیح قرار دیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب " جلباب المراۃ المسلۃ " میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

6 ـ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتی ہیں کہ:

" ہمر مردوں سے اپنے چہرے ڈھانپا کرتی تھیں، اور اس سے قبل ہم احرام میں کنگھی کیا کرتی تھیں "

ابن خزیمہ (4 / 203) مستدرك الحاكم (1 / 624) حاکم نے اسے صحیح کہا ہے، اور امام ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب " جلباب المراۃ المسلۃ " میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

7 ـ عاصم الاحول رحمہ اللہ کہتے ہیں:

ہم حفصہ بنت سیرین کے پاس جاتے تو وہ اپنی چادر اس طرح کر لیتی اور ا سکا نقاب کر لیتی، تو ہم انہیں کہتے: اللہ تعالی آپ پر رحم کرے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور وہ بوڑھی عورتیں جو نکاح کی امید اور خواہش نہ ہو اگر وہ اپنے کپڑے رکھ دیں توان پر کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ وہ اپنا بناؤ سنگھار ظاہر کرنے والی نہ ہوں .

عاصم کہتے ہیں: تو حفصہ بنت سیرین ہمیں کہتیں: اس کے بعد اللہ تعالی نے کیا فرمایا ہے ؟:

تو ہم کہتے:

تاہم اگر ان سے بھی احتیاط رکھیں تو یہ ان کے لیے افضل اور بہتر ہے .

تو حفصہ کہتی یہ پردے کا ثبوت ہے "

سنن بیہقی (7 / 93).

مزید معلومات اور تفصیل کے لیےآپ سوال نمبر (6991) کے جواب کا مطالعہ کریں.

والله اعلم .